

بنوہا شم اور بنوہاصیہ میں ازدواجی تعلقات

دکٹر محمد بن منظہر سعیدی، استاذ شعبہ تاریخ تسلیمہ بیرونی علی گڑھ
(۲)

خاندان بنوہا شم اور بنوہاصیہ چونکہ کافی بھیل گئے تھے بلکہ کہنا چاہیے کہ دونوں جائے خود بھیلے بن گئے تھے اور دونوں میں متعدد شاخیں ہو گئی تھیں اور وہ بھی کافی بھیل کر خاندان کی حیثیت اختیار کر گئی تھیں۔ اس لئے مناسب بعلوم ہوتا ہے کہ بنوہا شم کے الگ خاندانوں اور خالوادوں سے اموی گھرانوں کے ازدواجی روابط ذکر کیا جائے، اس طرح دونوں ولیشی خاندانوں کے درمیان معاشری تعلقات کو سمجھنے اور ان کا تجزیہ کرنے اور ان سے نتائج نکالنے میں آسانی رہے گی، ابتداء میں اموی اور ہاشمی گھرانوں کی تفصیل نہ درمیں حاصل ہوتی ہے خاندان بنوہا شم میں اس وقت تک کئی گھرانے الیکر کر آپے تھے، ان میں سے سب سے اہم حضرت علی بن ابی طالب کا گھر انہما جو بجائے خود پاچ خالوادوں پر مشتمل تھا۔ ان میں کے دو گھرانے حسنی اور حسینی تھے جو حضرت حسن بن علی اور حضرت حسین بن علیؑ سے بالترتیب چلے تھے ان دونوں کو ابتدی روسرے علوی گھرانوں پر اس بنہ پر فضیلت حاصل تھی کہ اول الذکر دونوں کا سبی لعلی حضرت علیؑ کے دونہ سے تین فرزندوں حمد بن الحنفیہ عباس بن الحنفیہ اور عرب بن الحنفیہ سے چلے تھے، ان کے علاوہ ایک اہم ہاشمی خالوادہ عباسی تھا جو حضرت عباس بن عبد المطلب کی نسل میں تھا ایک اور ہاشمی نسبتاً ممتاز گھر از حارثی تھا جو

عبدالمطلب بن اشتم کے بڑے ہو اجرا دس حضرت حضرت بن عب المطلب کی اور زیستیں نہیں
 اس کے ساتھ دو ہماسی لھرائے اور تھے جو بالتر تربیت حضرت عقیل بن ابی طالب اور حضرت جعفر بن ابی طالب کے
 گھرانے تھے اور اسی نئے ہم اکنون عقیلی اور فرمی خانوادہ کہیں گے یہ دلوں خانوادے جیسا کہ انکے نام سے ظاہر ہے حضرت
 علیؑ کے خاندان سے بہت قریب سے والبستہ تھے اسی طرح امری خاندان جو بنو عبدس کے وسیع نام سے زیادہ مشہور ہوئے
 چاہیے ممتد گھر ان پر مشتمل تھا ان میں سے امیل اکبر کا خاندان بہت بڑا معاشر تھا سماجی، اور اقتصادی لحاظ سے سب سے
 اہم تھا جس کی متعدد شاخیں بجا رئے تھے خاندان تھیں، امیرہ اکبر کی اہم شاخیں تھیں ۱۱، بنو ابی العاص بن امیہ
 (جو دراصل حضرت عثمان بن عفانؓ خلیفہ سوم کا خاندان تھا) ۲۳، بنو حرب بن امیرہ (جو حضرت معاویہؓ
 کا خاندان تھا) اور ان کے بھائیوں عقبہ بن ابی سفیان تھیں بن ابی سفیان کا خاندان تھا اس کے
 علاوہ اور بھی کئی گھرانے اس میں شامل تھے ۲۴) بنو ابی عمر و بن امیرہ (جو عقبہ بن ابی معیطا وغیرہ کا
 خاندان تھا) پھر بنو عبیرہ بن عبدس کا خاندان تھا جس میں بنو سمرة بن عبیرہ، بنو ریجه بن عبیرہ
 اور کریزہ بن عبیرہ شامل تھے۔ بنو امیرہ کا تیسرا اہم خاندان بنو امیرہ الحنفی کہلاتا تھا جو بنو عبدس
 پھر عبدس کے بیٹوں کے متعدد خاندان تھے، جیسے بنو عبد امیرہ بن عبدس، بنو اوفی بن عبدس، بنو
 ربیعہ بن عبدس اور بنو عبد العزیز بن عبدس ان میں سے بنو ربیعہ کا خاندان بڑا اہم تھا اور بھی عقبہ
 اور شیعہ کا تھا۔ بنو عبد العزیز کا گھر انا در اصل رسول کریم ﷺ کے صحابہ وسلم کے بڑے دا۔ در حضرت
 ابو العاص بن ربيع بن عبد الزریں بن عبدس کا گھر تھا۔ انہیں کاغذزاد مشہور مروانی خلفاء کا گھر تھا بنو الحکم بن
 ابی العاص تھا جو سیاسی طاقت، دولت و ثروت اور دنیا دی جاہ و حشمت کے لحاظ سے سب میں
 ممتاز تھا۔ ان کے علاوہ بنو العاص بن امیرہ کا گھر انا تھا۔ جس میں سعید بن العاص ابو الحسن
 اپنی گوzaگوں صفات کے لئے بڑا بلند درجہ رکھتا تھا، ایک اموی گھر انا بنو ابی الحیص بن امیرہ کے نام
 سے مشہور تھا جس سے رسول کریم ﷺ کے صحابہ اور گورنر مکہ حضرت عتاب بن اسید متعلق تھے
 اگرچہ اد پر مذکور چند اموی گھرائے اس طلاقاً سی امیرہ کے نسل سے نہتے تاہم ان کی شہرت عام امونی گھر انوں
 کی حیثیت سے ہے، اسی لئے ان کو بھی اسی میں شمار کر لیا گیا ہے، بختصر بنو عبدس سب کے سب

بنو امیہ یا اموی سمجھے جاتے میں۔ خاندان بنی ہاشم و بنی امیہ کی ریاست اتفاقیہ بھارے آپنے مطابعہ میں صراحت ہو گی۔

حالانکہ حضرت علیؓ کے خالوادہ کو بوجوہ معلوم دوسرے ہائی گھرانوں پر یک لگونہ فضیلت داصل ہے اور اس کا تفاصیل ہے کہ علوی خالوادوں سے بنو امیہ کے ازدواجی تعلقات کا ذکر پہلے کیا جائے، لیکن ذات بھی ترتیب کا تفاصیل ہے کہ بنو ہاشم کے حارثی خالوادہ سے امویوں کے رشته مصاہرات کا ذکر پہلے ہو۔ — روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد بنی امیہ میں دونوں عجم زادقرشی خاندانوں میں رشته ازدواج کا آغاز بنو حارث بن عبدالمطلب ہاشمی سے کچھ ڈرامائی انداز سے شروع ہوا۔ یہ امر دل چھپی سے خالی نہ ہو کا کہ اس عہد میں بنو امیہ کی ایک دختر بنو ہاشم میں بیا ہی گئی وہ دختر تھیں حضرت امامہ بنت ابی الناص امویؓ حضرت علیؓ کی بیوہ تھیں۔ روایات کا اس پر اصرار ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بعد حضرت امامہ کی شادی کے سلسلے میں وصیت کی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ ان کی شادی کسی طور حضرت معاویہ سے نہ ہونے پائے کیونکہ ان کو خدا شہ تھا کہ حضرت معاویہ حضرت علیؓ کے بعد بھن مخصوص اس باب سے حضرت امامہ سے شادی کی کوشش کریں گے، بہر حال؟ روایات کے مطابق حضرت

لہ بنو ہاشم اور بنو امیہ کے گھرانوں کی تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو: زبیری ص ۱۱۹۶ اور جمہر ص ۱۰۶

لہ زبیری ص ۸۶ کے بیان والہو سے واضح ہوتا ہے کہ ان کو راویوں کے اس ٹھکرے پر بھروسہ نہیں کہ حضرت علیؓ نے وقت مرگ حضرت امامہ کو کوئی وصیت کی تھی عرب مورخین و مصنفوں عموماً اس روایتے جس کو وہ کمزور سمجھتے ہیں یا جس سے ان کو اتفاق نہیں ہوتا لفظ رَحْمَ (اس کا خیال ہے) اور رَغْمُ (ان کا خیال ہے) سے بیان کرتے ہیں زبیری نے اس ٹھکرے کو اسی انداز سے بیان کیا ہے۔ اس کی تائید بلاذری اول ص ۰۰۳ سے بھی ہوتی ہے جس میں بلاذری میں روایت کا آغاز لفظ لِقَالُ (کہا بتا ہے) سے کیا ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے دل میں خوف تھا کہ کہیں، بقیہ ص ۱۰۷۶ پر

علیؑ کا خدشہ درست ثابت ہوا اور حضرت معاویہؓ نے اپنے گورنر مدینہ حضرت مروان بن حکم کو حکم بھجا کہ ان کے لئے حضرت امامہ کو پیغام دیں۔ مروان نے حکم کی تعمیل کی حضرت امامہ نے منیرہ بن نوافل بن حارث بن عبدالمطلب سے حسب وصیت حضرت علیؑ مشورہ کیا۔ ابن سعد کی روایت کے مطابق حضرت منیرہؓ ہاشمی نے حضرت معاویہؓ کو خاندان کا دشمن و قاتل دعفہ کہا اور حضرت امامہ کو بُرہا بھلا کہا اور بھر خود ان سے اپنی شادی کا پیغام دیا اور سماج کر لیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت منیرہؓ نے حضرت معاویہؓ کا پیغام ملنے کے بعد حضرت امامہ سے وعدہ رے لیا کہ وہ ان کا فیصلہ نیوں کرنسی کی حضرت امامہ نے ہافی بھر لی تو منیرہؓ نے ان سے چار دنیار مہر پر خود شادی کر لی۔ اس ساری تفصیل سے تاثر یہ ہوتا ہے کہ حضرت امامہ زبہ ہاشمی ہوں گی

لبقینہ دشنه کا، معاویہؓ امامہ سے شادی نہ کر لیں اس نے انہوں نے امامہ کو وصیت کی تھی کہ وہ اگر دوسری شادی کرنا چاہیں تو منیرہؓ بن حارث ہاشمی سے کر لیں لیکن لجسن لجسن دوسری روایات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ نے امامہ کو منیرہؓ سے شادی کا مشورہ نہیں دیا تھا بلکہ شادی کس شخص سے کرتیں اس مسئلہ میں منیرہؓ نے مشورہ کرنے کی وصیت کی تھی دراصل ان روایات میں کافی الجھن ہے تاہم ان کی صحت میں شبہ کرنا بھی بٹا مشکل کام ہے البتہ یہ فزور واضح ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت امامہ کو وصیت فزور کی تھی کہ وہ حضرت منیرہؓ سے اہم معاملات میں مشورہ فزور کر لیں آئندہ حوالہ جات میں اور شرع ملے گی۔

الله بلاذری و مولانا ...ؒ کے مطابق حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد حضرت امامہ اپنے بھائی عبد الرحمن بن محزز بن حارث بن ربیع کے ساتھ مدینہ آگئی تھیں۔

تمہ زبیری ص ۸۶ بلاذری ادل ص ۰۰۰ دینیرہ، سکہ ابن سعد ہشتم ص ۰۰۰، ۳۹، ۷۵ بلاذری ادل ص ۰۰۰، زبیری ص ۶۶، بلاذری کا بیان ہے کہ جب مردان بن حکم نے حضرت معاویہ کو سارا حال لکھی بھیجا تو انہوں نے جواب میں لکھا وہ (امامہ) اپنی آپ نخراہیں۔ لقبیہ میں اسندہ بہ

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اصلًا ونسباً وہ اموی تھیں جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے غالباً یہ شادی امیر کے آغاز شمسہ کے آدھر میں ہو گئی بلاذری کے مطابق حضرت امامہ اموی حضرت مغیرہ ہاشمی کے ساتھ کم و بیش نیتیں سال اور پرہیز گویا کہ اس اموی اور ہاشمی حوزے کا رشتہ ازدواج سال تویں صدھی عیسوی کی آنٹھوں دہائی کے وسط تک قائم رہا سماجی اعتبار سے حضرت امامہ بنت ابی العاص اموی کی شادی کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ وہ اپنے دو ہاشمی شوہروں — حضرت علی اور حضرت مغیرہ بن لوفل — کے ساتھ کم و بیش چھتیں سال رہیں جو کہ ایک قرن سے کم ہیں۔

بلاذری کی ایک روایت ہے کہ زیاد بن ابی سعفیان اموی رجوز یاد بن امیہ کے نام سے زیادہ معروف ہیں) کی بیٹی حسرہ یہ بخواہش کے حارث خالواڑہ کے ایک فرد عبد الرحمن بن عباس بن ریحہ بن حارث بن عبد المطلب سے کسی وقت ہوئی تھی۔ غالباً یہ شادی خلافت معاویہ کا واقعہ ہے

لبقہ صفوی گذشتہ۔ ان کو ان کی پسند پر جوڑ دو، اسی کے بعد انہوں نے حضرت مغیرہ اور حضرت امامہ کو صفراء میں ہجہ راز میں، دمی مغیرہ کے اس رشتہ سے ایک صاحبزادے تھجی پیدا ہوئے جن کے نام پر ان کی کنیت ابو تھجی مغیرہ اور امامہ نے نہیں دعات پائی اور مدفن ہوئے حضرت مغیرہ کے بارے میں ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ وہ حضرت علیؓ کے مدار کے سفر کے زمانے میں کوئی میں ان کے جانشین (خلیفہ) رہے تھے۔

بلاذری اول نس ۲۰۰م ۲۰ النسب الاصراف ج چہارم ب ص ۷۵، مورخین عام طور سے زیاد بن ابی سعیان کے اس اموی نسب کو استدحاتی ساختے ہیں۔ لیکن بعین شواہد جن کا ذکر میں کبھی چرکر دیا گا اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کے زمانے میں یہ نسب کسی اور نہیں خود حضرت علیؓ نے تسلیم کر لیا تھا بھر حال یہ ایک مختلف فیہ عامل ہے جس کے دونوں پہلو ہو سکتے ہیں۔ خاک رفتہ اپنے صلح جو پاستہ مراجع کے مطابق اس کے روشن پہلو کو تسلیم کیا ہے۔

اس سے زیادہ اس بارے میں اور تفصیلات نہیں مل سکیں۔ اسی حارثی خانوادہ کی ایک دختر ام کاظم بنت محمد بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ہاشمی جو عبد الرحمن حارثی ہاشمی کی بنت علم تھیں بنو امیہ کے خاندان بنو ابی العاص کے ایک فرد رجیب بن حکم بن ابی العاص اموی سے جو اموی خلیفہ مروان بن حکم کے بھائی اور عبد الملک بن مروان اموی کے جاہتے منسوب ہوئی تھیں جن سے دو بیٹے مروان اور یوسف پیدا ہوئے تھے اور ان کی نسلیں چلی تھیں۔ رجیب بن حکم عبد الملک بن مروان کے بزرگ معاصر تھے اور غالباً یہ شادی حضرت مسیح امیر الامم کے عہد خلافت میں ہوتی ہوئی ہوئی۔ لیکن وطیقی تاریخوں کے مذکور نہ ہونے کی صورت میں کوئی ضمیمات کہنا مشکل ہے۔

حضرت علیؑ کے خالوادہ رابو طالب اور حضرت علیؑ کی اولاد کے بارے میں ابن حزم اندرسی کا
یہ بیان حقیقت پر مبنی ہے کہ ان کے بیشتر افراد کی شادیاں ان کے چچانا دبھلوں یعنی بنو جعفر بن
ابی طالب اور بنو عقیل بن ابی طالب سے ہوئیں خاص کر ان کی دختروں کی شادیاں مگر موخر الدّکر
میں سے کچھ بنو امیہ مردانی خاندان میں بھی نہ ہوئیں۔ ابن سعد کے لفظوں حضرت علیؑ کی اپنی
صاحبزادیوں کی تعداد ایسی تھی جو مختلف الطیون سے تھیں۔ زیریں نے حضرت علیؑ کی بن سولہ
دختران گرامی کے نام لگانے والیں۔ ان میں سے صرف بارہ کی شادی کا ذکر کیا ہے آنندہ دختران علیؑ
کی کوئی نہ کوئی شادی حضرت عقیل ہاشمی کے خاندان میں ہوتی تھی جبکہ دوسرے جزء ادیاں حضرت
حارث بن عبد المطلب ہاشمی کے خاندان میں بیا ہی تو تھیں۔ لیکن ہمارے موضع کے اعتبار

لہ ز بیہری ص ۱۷۱، ۲۷ جمہرہ ص ۳۳، گہ ابن سعد دوم ص ۲۰ ز بیہری ص ۱۴۴، ۴۴ نے صرف سورہ ۱۶
صاجزرا دلیوں کا ذکر کیا ہے۔ لہ ز بیہری ص ۲۴۳، ۴۴ ابن حزم جمہرہ ص ۳۳ نے صرف دو صاجزرا دلیں
حضرت زینب بنت علیؑ اور حضرت ام کلتوم بنت علیؑ (جو حضرت واطہ بنت رسول کی ممکنہ بیٹی تھیں) سے
تفصیلیں کی شادیوں کا ذکر کیا اور باقی صاجزرا دلیوں کے نام بھی نہیں گئے ہیں۔

سے ان تین شادیوں کی اہمیت ہے جو بنو میہ ایک خاندان سے ہوئی تھیں۔ حضرت علیؓ کی ایک صاحزادی رملہ بنت علیؓ پہلے حضرت عبد اللہ بن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب ہاشمی سے جن کا قبضہ ابوالحیاں تھا منسوب تھیں ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی لیکن آج نسل نہیں چل سکی پھر ملہ بنت علیؓ ہی کی دوسری شادی مروانی خالوادہ کے ایک ممتاز فرد معاویہ بن مروان بن حکم بن عاصی اموی سے ہوئی تھے غالباً یہ رشته ۵۰ میلہ ۶۵ میلہ میں حضرت معاویہ کے آغاز خلافت میں ہوا ہوگا۔ اس رشته سے لقب ابن حزم ان کے چچہ بیٹے پیدا ہوئے۔ زبیری ان کا ذکر نہیں کرتے اور ابن حزم ان کی ماں کا نام نہیں بتاتے رملہ کے علاوہ حضرت علیؓ کی ایک اوزمی خدیجہ اپنے چچا زاد بھائی عبد الرحمن بن عظیل کو بیاہی تھیں جن سے دو بیٹے سعید اور عظیل پیدا ہوئے پھر خدیجہ کی دوسری شادی بنو میہ کے خاندان بنی جبیب بن عیشہ کے اہم شخصی ابو نابل عبد الرحمن بن عبد الشر بن عامر بن کریز بن زبیرہ بن جبیب بن عبد شمس سے ہوئی۔ جن سے ابن حزم کے بیان کے مطابق ان کی نسل کافی چلی اور لہرہ میں ان کو شروع و جاہت حاصل ہوئی۔ غالباً یہ رشته بھی حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت معاویہ کے در در خلافت کے ابتدائی بررسوں میں ہوا ہوگا۔ اس عہد کی تاریخی سیاسی آوریش کے پس منظر میں یہ حقیقت بہت اہم معلوم ہوتی ہے کہ حضرت علیؓ کی اپنی دو صاحزادیوں نے اپنے سماں حریفوں کے خاندان کے افراد سے شادی کی تھی۔ پہلی بنت علیؓ — نے پہلے مروانی خلیفہ مروان بن حکم اموی کے بیٹے معاویہ سے جو مشہور مروانی خلیفہ عبد الملک بن مروان کا بھائی تھا شادی کی تھی اور دوسری صاحزادی — خدیجہ — اسی عبد اللہ بن عامر بن کریز اموی کے بیٹے سے منسوب ہوئی تھیں۔ بڑی حضرت معاویہ کے دوران خلافت لہرہ کے گورنر روانی (تھے اور جن کی

لے زبیری ص ۵۴، لے جمہرہ ص ۸۰، لے زبیری ص ۲۴، ۳۵، جمہرہ ص ۴۸،

لے جمہرہ ص ۸۷ نیز ملاحظہ ہو سددی ص ۲۸

لے زبیری ص ۱۴۰، جمہرہ ص ۴۸،

تمام انتظامی، حرفي اور اخلاقی صلاحیتوں و اوصاف کے باوجود اب نک ان کو برابر مطعون رہا ہے۔ ابوالسناب عبد الرحمن اموی کے بارے میں یہ امر دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ ان کی یعنی کرنے زدن ربیعہ امدادی کی بیوی عبدالمطلب بن ہاشم کی دختر نیک احترام حکم ہائی تجسس لمحاظے سے ابوالسناب کی رگوں میں ہاشمی خون بھی تھا اور وہ رسول کریم اور حضرت علی وغیرہ ہا۔ بزرگوں کے لوا سے بھی لگتے تھے لیکن غالباً بنات علی میں سب سے اہم رشته حضرت علی کی اک گمنام صاحبزادی کا تھا طبری کا بیان ہے کہ ایک بنت علی مشہور اموی خلیفہ عبدالمالک بن مروہ خلافت ۴۵ھ تا ۶۳ھ میں کسی وقت ہوا تھا طبری کے بیان سے ایسا فہا۔

لہ ملاحظہ فرمائیے۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی، خلافت و ملوکیت دہلی ۱۹۶۹ء ص ۷۰ وغیرہ، مرحوم کا یہ نقطہ نظر کہ دور عثمانی میں نوجوانوں کو بزرگ صحابہ کے مقابلہ میں عمدہ دینی احص عثمانی الشرعاۃ کی دہ پالیسی تھی جو حضرات شہزادین کی پالیسی سے مختلف تھی اور جو بالآخر خلافت پر فائز کر کے نار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پالیسی رہی تھی جو حضرات شہزادین کے مبارک سے ہوئی ہوئی حضرت عثمان نیک پہنچی، اور حضرت عثمان نے اس پر عمل کیا تفصیل آئے کبھی۔ نیز ملاحظہ ہو سد و سی ص ۳۸،

لہ ملاحظہ ہوا بن سعد بن جنم ص ۹۳، مورخین عام طور سے اس حقیقت پر بہت زور دیتے ہیں کہ بن عام حضرت عثمان بن عفانؓ اموی کے ماں جائے تھے، لیکن بعدینہ بھی رشته حضرت عثمانؓ عبداللہ بن عام کا عبدالمطلب بن ہاشم سے لگتا تھا مگر اس کا کوئی حوالہ تک نہیں دیتا ملاحظہ خلافت و ملوکیت ص ۱۱۰، ۱۰۴ جس میں سدازورا کی پر صرف کیا گیا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے بعف ان کے رشته دار تھے جن کو رشته دار بتایا جاتا ہے وہ اسی طرح کے رشته دار تھے لیکن ناسہہاںی، شذ مبدائش بن سعد بن ابی سرح عامری تھے لیکن بنو عام بن ابی کے خاندان سے۔ ان کا حضرت صرف یہ رشته تھا کہ دھان کے رضائی بجائی تھے، ملاحظہ ہو زمیری ص ۳۳۳،

لے اگرچہ یہ رشتہ کافی دلوں قائم رہا مگر ان کے بطن سے عبد الملک کوئی اولاد نہیں بھوتی ڈا بن اشیر ہر اس روایت کو قبول کرنے میں متاثر مخلوم ہوتے ہیں لیکن اس کی تردید میں کوئی وجہہ ذکر نکرتے ہیں۔ جس سے طبری کی روایت کو صحیح نہ سمجھنے کی کوئی وجہہ یا جواز نہیں نظر آتا۔ بہر کیف بُ مسلمہ تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت علی کی اپنی اولاد میں لعنتی ہمیں پُری ہی ہی میں بنات علی یہ کے خاندانوں میں منسوب ہوئے۔ اگر تیسرے رشتہ کو مختلف فنیہ مان کر جھپڑھی دین حقیقت باقی رہتی ہے کہ کم از کم دو دختر ان علی نے اپنی مرضی سے حکمران خاندان اموی کے سر دہ اشنا حس سے رشتہ جوڑا تھا اور یہی کچھ کنم ہیں ہے اگر تیسرے رشتہ بھی واقعی مان لیا جائے کی اہمیت میں مزید اضافہ ہو جاتی ہے۔

حضرت علی کی اپنی نسل میں ان کے پار بخش فرزندان گرامی سے ہاشمی خاندان چلا جن کے نام اور پدر نہ کوئی ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ہم اپنی آسانی کے لئے اور تاریخی تقاضوں کے مطابق حضرت علی کے خاندان (حسنی خانزادہ) کو لیں گے کیونکہ وہ حضرت علیؓ کے فرزند اکبری نہیں؛ ان شیں اول بھی تھے، زیریں کے بیان کے مطابق ان کے ساتھ فرزند اور پار بخش صاحبزادیاں تھیں نہ بطور ن سے تھے۔ ابن حزم نے بارہ صاحبزادوں کے نام گنائے ہیں۔ اور صاحبزادیوں میں کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔ بہر کیف حضرت حسن کی اولادوں میں سے مسخرد کی نسل چلی اور ان بھی افراد کی شادی بنو اسیہ میں ہوئی اگرچہ خود حضرت حسن کی دختریں یا فرزندوں میں سے اموی خاندان سے منسوب نہ تھا تاہم ان کی الگی پُری ہی میں کئی افراد نے امویوں سے

یہ ششم ج ۲۶ م ۱

ماہ چہلدم ص ۵۹ ،

یہی نس ۱۵۰ م ۲۶ نے صرف اتنے ہی نام گنائے ہیں تعداد کا ذکر نہیں کیا ہے
و ص ۳۴۰ م ۳۳ ،

رشتہ ازدواج جوڑا تھا ان میں سے ایک حضرت حسن بن علی کی پوتی ام الحاسم بنت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی حضرت عثمان بن عفان امدمی خلیفہ سوم کے پوتے مردان بن اباں بن عثمان بن عفان سے منسوب ہوئی تھیں لئے جن سے ان کے ایک صاحبزادے محمد بن مروان اموی پیدا ہوئے تھے ۲

حضرت حسن بن علی ہاشمی کی دادا اور پوتوں کے بارے میں ماہرین النسب کا بیان ہے کہ وہ اموی خانوادہ میں بسی اہمی گئی تھیں ان میں سے ایک حضرت حسن بن علی کے صاحبزادے حسن ہاشمی کی عیّ زینب بنت تھیں جو ابن سند زبیری اور ابن حزم کے نبیوں اموی خلیفہ وقت ولید بن عبد الملک (عہد خلافت ۴۵ھ تا ۵۸ھ) کے نکاح میں رسی تھیں اور کچھ مدت کے بعد ان کی طلاق ہو گئی تھی ^{عیّ زینب} غالباً جس کے فوزا بعد این حزم کے بیان کے مطابق انہیں زینب بنت حسن ہاشمی نے معاویہ بن مروان اموی سے جوان کے پہلے شوہر کے چھا تھے شادی کر لی تھی معاویہ کے ان سے اور کئی اولادوں کے علاوہ ایک فرزند ولید بن معاویہ پیدا ہوئے تھے جو آخری اموی خلیفہ مروان بن محمد ثانی کے داماد اور اس کے آخری عہد میں دمشق کے والی تھے

له زبیری ص ۳۵ کتاب المجرص و ۳۴ جمہرہ ص ۳۳، غالباً تھے رشته حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں ہوا ہو گا۔

له جمہرہ ص ۸۷، کتاب المجرص ۳۹ میں اس کی کسی اولاد کا ذکر نہیں کیا ہے جمہرہ میں ابن حزم کا مزید بیان ہے کہ مروان بن اباں بن عثمان بن عفان اموی کی موت کے بعد ان کی شادی ان کے چھاڑا دبھائی علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی سے ہو گئی تھی جبکہ زبیری ص ۳۵ کا بیان ہے کہ مروان کی موت کے بعد وہ حسین بن عبداللہ بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب ہاشمی کے نکاح میں آئی تھیں اور سچھرا نہیں کے پاس فوت ہوئیں ان سے البتہ ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ سکھ، ابن سعد، تاجم، ۳۱۹، زبیری ص ۵۲، جمہرہ ص ۳۶

اپنے نہر الی فطرس کے المیہ میں دوسرے بزرگ عباسیوں کے ساتھ عباسیوں کے ہاتھ قتل ہوئے تھے، اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ زینب ہاشمی کی دوشادیاں بنو امیہ میں ہوئی تھیں لہ حسنی خواتین اور خصوصاً حضرت حسن کی مذکورہ بالا پتوں کے علاوہ ان کے ایک پوتے ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن علی ہاشمی نے حضرت عثمان بن عفان کی سرگزٹ پولی رقیہ صغری بنت محمد دیباچ الاصغر بن عبداللہ بن عمر و بن عثمان بن عفان اموی سے شادی کی تھی غالباً یہ رشتہ بنو امیہ کے آخری ذور خلافت میں ہزاہ کیونکہ عباد عباسی کے آغاز اور عہد منصور میں دیباچ اموی کو حسنی ہاشمی خالزادہ سے تعلق خاطر رکھتے کی وجہ سے کوئی اور قید کی سنرا جھگٹی پڑی تھی، اور آخر کار محمد بن ابراہیم جو لغنس زکیہ کے نام سے مشہور تھے۔ کے نزدیک زمانے میں دیباچ کو موت کے لھاٹ بھی سی رشتہ کی بنا پر اترنا پڑا تھا ایک دلچسپ شنیقت یہ ہے کہ محمد دیباچ اموی اور عبداللہ بن حسن ہاشمی ماں جائے تھے کیونکہ دونوں کی ماں حضرت فاطمہ بنت حسین تھیں جن کا ذکر کئے آئے کار رقیہ صغری اموی ابراہیم بن عبد اللہ حسینی کے بعد یا اور ہاشمی فرد جن کا تعلق عباسی خاندان سے تھا تھا میں آئی تھیں اور جس کا ذکر آگئے آئے گا۔

مُوصَّن کا اس پر تقریباًاتفاق ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی ایک اور پوتی نفیسه بنت زید بن حسن کی شادی ان کے والد محترم زید ہاشمی حسنی نے مشہور راموی خلیفہ ولید بن عبد الملک بن مردان سے اسکے عہد خلافت کے دوران کی تھی۔ زبیری کا بیان ہے کہ ان کی جلدی طلاق ہو گئی تھی جبکہ ابن سعد کا لفظ ہے کہ کروہ ناحیات ولید امری کے نکاح میں رہی تھیں، اور ہماں فورت ہوئے۔ ابن عساکر نے اس شادی کی کہاں لٹایا ہے دلچسپ انداز میں سنائی ہے

جس سے اس زمانے کی معاشرتی زندگی کے علاوہ بنو امیہ اور بنو ہاشم کے سماجی اور ادیبی روابط نیز خود بنو ہاشم کے اپنے اندر ولی خلفاء اور اخلاقیات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ ابن عساکر کی کتابیں ہم کا خلاصہ یہ ہے کہ ولید بن عبد الملک کے دورِ خلافت میں زید بن حسن بن علی کا اپنے چیاز از بھائی ابو ہاشم عبد اللہ بن محمد بن الحنفیہ سے حضرت علیؑ کے ایک صدقہ وقف آرائی ہی تو ولیت کے بارے میں جھگڑا ہوا جب نواسے طول کھینچا تو زید بن حسن ہاشمی یقینی لے کر دمشق کو خلیفہ وقت کے پاس پہنچ گئے، مگر وہ فسیلہ سنا فر کے بجائے ابو ہاشم عبد اللہ کے خلاف ولید کو بدگاں کرنے کی غرض سے یہ کہا کہ وہ طلاق کے شیعوں سے ساز باز کر کے خلاف چھینا جا ہے تھا میں۔ زید نے مزید رشته ستحکم کرنے کی خاطرا پنی بیٹی کی شادی ولید سے کر دی، ولید نے ابو ہاشم کو دمشق بلا کر قید کر دیا مگر ولید میں حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی سفارش پر چھوڑ دیا۔ بہرحال غیرہ ولید کے نکاح ہیں رہیں۔ اگرچہ ان نے سلسلہ چلنے کا ثبوت نہیں ملا ہے۔

زبیری نے حضرت حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی ایک پرہ پوتی فاطمہ بنت محمد بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی شادی کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ وہ عبد الملک بن مروان خلیفہ اموی کے ایک نسبتاً غیر مردوف بیٹے ابو جرے ہوئی تھی۔ ابن حزم اندلسی کا بیان ہے کہ حضرت حسن کی دو اور پوتیاں خدیجہ بنت حسین بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی اور حمادہ بنت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی یکے بعد دیگرے اسماعیل بن عبد الملک بن حارث بن حکم بن ابی العاص بن امیہ اموی سے منصب ہوتی تھیں۔ جمیرہ کے بیان کے مطابق حمادہ نے خدیجہ کے بعد اسماعیل سے شادی کی تھی لیکن یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ خدیجہ نے طلاق لے لی تھی یا درفات پاگئی تھیں اغلب یہ ہے کہ درفات پاگئی ہوئی۔ خدیجہ کے بطن سے اسماعیل اموی کے چار فرزند۔ محمد الاصغر،

لہ ابن عساکر، االتاریخ الکبیر، تہذیب ابن عساکر، مرتباً شیخ عبد القادر آفندی بدراں، شام ۱۳۲۹
پنجم، ۶۱، ۶۲ م ۷ نہیں زبیری ص، ۵۳، ۳۰ جمیرہ ص ۱۰۰،

حسین اسحاقی اور سلمہ پیدا ہوئے تھے اور حجاجہ سے یعنی بیٹے محمد لا اصخر ولید اور زینہ ولید، زبیری کا ایک اور بیان ہے کہ حضرت حسن کی ایک اور پرپولی ام کلمشوم بنت حسین بن حسن جسین بن علی بن ابی طالب ہاشمی حسنی کا نبی اسماعیل بن عبد الملک بن حارث بن حکم بن ابی الحاص اموی سے منسوب تھیں۔ جن مسلمہ، اسحاق، مروان، حسین، اور محمد پا بخوبی پیدا ہوئے، لیکن غالباً ام کلمشوم کا اصل نام خدیجہ تھا کیونکہ ان کے بیٹوں کنام بخساں ہیں۔ البتہ زبیری پا بخوبی بیٹے مروان کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس طرح تاریخ کے آئینہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خاندان حسنی نے بنا امیہ کے مختلف خانوادوں سے ازدواجی روابط فائم کئے تھے۔ اور یہ روابط ایک طرف ہندوستانی دو طرفہ تھے یعنی حسنی دختران گرامی اموی فرزندوں سے منسوب تھیں اور اموی صاحبزادیاں حسنی سادات کے ازدواج میں تھیں اگرچہ دولوں کے فیصلہ تسلیم و توازن میں کافی فرق تھا۔

حسنی خانوادہ کا مانند حسینی خانوادہ نے بھی امویوں سے ازدواجی رشتہ اسکوار کئے تھے۔ حضرت حسین شہید کی ایک شادی کا ذکر آچکا ہے جو اگرچہ نسبی لمحاظ سے ثقیل خاندان میں ہوئی تھی تاہم نہیں بلکہ حضرت حسین معاویہ اموی کے بھائی تھے اور زینہ ولید اموی کے برادر نسبت تھے۔ بعد میں حضرت حسین ہاشمی کے مسجد اخلاف والادوں کے رشتے بھی امیہ میں ہوئے تھے۔ زبیری نے حضرت شہید کے چار فرزندوں اور دو صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے جو نحاف لطفوں سے تھے۔ ابن حزم اندلسی کا بیان ہے کہ حضرت حسین کے کئی بیٹے تھے جن میں سے کچھ ان کے ساتھ میدان کر بلیں میں شہید ہوتے تھے۔ اور باقی ان کی حیات ہی میں فوت ہو گئے۔ وہ زین العابدین علی بن حسین کے ماسوا جن سے حضرت حسین کی نسل چلی چلی لبکیہ فرزندوں کے نام لگکر نہیں گناہ تھے۔ بہر کیف یہ حقیقت ہے کہ ان صاحبزادوں میں سے کسی کی کوئی بھی شادی بنا امیہ میں نہیں ہوئی البتہ دختران حسین، شہید میں سے سب کی کوئی

لہ زبیری کا حصہ ۱، غالباً ابن حزم اور زبیری کا بیان یہ کہ ملاحظہ ہو جہرہ ص ۱۰۰۔
لہ ایضاً لہ ملاحظہ فرمائیے مضمون ہذا کا آخری حصہ بہانہ نسخہ ۵۰ جہرہ ص ۶۴۔

نہ کوئی شادی اموی خاندان کی کسی شاخ میں ضرور ہوئی، اسے حسن الفاق کہتے یا ایک دل جس پر تاریخی حقیقت کہ صینی خانوادہ کی پہلی پیر ڈھنی کے لجھن افراد نے امویوں سے رشتہ ازدواج قائم کر لیا تھا جبکہ صینی خانوادہ کے بنامیہ سے تعلقات ازدواج دوسرا پیر ڈھنی سے قائم ہونا شروع ہوئے تھے۔ اسلامی تاریخ کے سیاسی پس منظر میں خود حضرت حسین کی دختروں کا اس طرح اپنے والد محترم کے سیاسی حرلفیوں کے خاندان کے افراد سے ایسے نازک سماجی رشتہ قائم کرنا بدلنے خود اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عثمان شہید کے بعد کی اویزش اور کربلا کا المیہ عظیم دونوں خاندانوں کی قبائلی رفتہ یا جما ڈھنی عصیت کا المذاک نتیجہ نہیں تھا بلکہ یہ افراد کا سیاسی اختلاف تھا جو ان کے اپنے زمانے کے بعض ناخوشگوار تاریخی واقعیات کا زائدہ تھا۔ مورخین و ماہرین انساب کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت حسین کی بڑی صاحزادی سکینیہ نے جو اپنے زمانے کی شعر و ادب، حسن و جمال، آداب محلبی و تہذیبی معیار اور علم و فضل کے لحاظ سے ایک نہماں شخصیت تھیں یعنی بعد ویگرے چھ مردوں سے شادی کی تھی یہ۔

لے محمد بن جبیر بندیری کتاب المجر منہم کے مطابق ان شادیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے: ان کے شوہروں کے نام ترتیب وار مذکور ہیں۔

۱۔ عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی۔ وفات پا گئے۔

۲۔ مصعب بن زبیر بن عوام اسدی۔ تک ہوئے سنہ ۶۸۳ھ۔

۳۔ عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن حکم بن حرام اسدی۔ وفات ہو گئی۔

۴۔ اصمی بن عبدالعزیز بن مردان بن حکم اموی، وفات ہو گئی سنہ ۷۰۵ھ۔

۵۔ زید بن عمر بن عثمان بن عفان اموی۔ وفات ہو گئی۔

۶۔ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری۔ طلاق ہو گئی۔

لیکن سکینیہ کی شادیوں کی یہ ترتیب اور بعض دوسری تفصیلات ابن سعد، ذبیری، وغیرہ کے یہاں مختلف ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے وفیات الاعیان دوم فاہرہ تک لفظی صفحہ آئندہ درج ہے۔

زبیری کے بیان سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سکینہ کے پائی شوہر بالترتیب مصعب بن زیر اسدی، عبداللہ بن عثمان اسدی، زید بن عمر و عثمانی، ابراہیم بن عبدالحسن زہری اور اصیح بن عبدالعزیز مردانی اموی تھے لیکن وہ ان کے پہلے شوہر عبداللہ بن حسن حسni کا ذکر نہیں کرتے بلکہ وہ حضرت حسن کی اولاد میں کسی عبداللہ کا ذکر سرے ہماسے نہیں کرتے ہیں۔ البتہ ابن حزم عبداللہ بن حسن کا ذکر تو کرتے ہیں اور یہ بھی مزید کہتے ہیں کہ وہ اپنے چچا حضرت حسان کے ساتھ کر بلکہ میں شہید ہوئے تھے تاہم ان کی سکینہ سے شادی کا ذکر نہیں کرتے بلکہ وہ حضرت حسین کی بیٹوں میں سے کسی کا نام نہیں بتکے۔ بہر حال تاریخی واقعیات سے محمد بن صالح البخاری کی ترتیب و تفصیل بالکل صحیح محلوم ہوتی ہے۔ اس کے مطابق حضرت سکینہ کی پہلی شادی عبداللہ بن حسن حسni سے ہوئی جو سنه ۴۷ھ میں عبداللہ حسni کی شہادت پر ختم ہو گئی اُنکے بعد وہ مصعب بن زبیر کے بھاٹا ہیں آئیں لیکن وہ بھی زیادہ دلوں قائم نہ رہ سکی کیونکہ تسلیم سال ۶۳ھ میں مصعب قتل ہوئے۔ ان کے بعد مصعب کے بھائی خدیجہ بنت عثمان اسدی سے ان کا رشتہ ہوا جس سے ان کے تین بچے علیم اور عثمان دولٹ کے اور ریحہ نافی ایک لڑکی پیدا ہوتے۔ غالباً پہلے دونوں رشتہوں سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ بچران کی چوتھی شادی اصیح اموی سے ہوئی جو اموی خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خستہ بھائی تھے اور اپنے والد عبدالعزیز بن مردان اموی گورنر مصر کے ساتھ مصر میں رہتے تھے۔ ابن سعد، زبیری، اور ابن حزم

لبقنیہ حملہ نہیں کاہ میں ایضاً میں ابن خلکان نے سکینہ کے اصل نام کے بارے میں کہا ہے کہ اس پر موڑنیں کا اختلاف ہے چنانچہ ان کے تین نام آمنہ، امینہ اور ایمہ بتائے گئے ہیں۔ سکینہ دراصل ان کا لقب تھا جو ان کی ماں رب بنت امری العیسی بن عدنی نے دیا تھا۔

لے زبیری ص ۵۹، گہ ایضاً ص ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳۔ عبداللہ بن حسن کی نسل کسی بھی بیوی سے نہیں جلتی۔ گہ ایضاً ص ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۴۱۰، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲، ۴۴۱۳، ۴۴۱۴، ۴۴۱۵، ۴۴۱۶، ۴۴۱۷، ۴۴۱۸، ۴۴۱۹، ۴۴۱۰۰، ۴۴۱۰۱، ۴۴۱۰۲، ۴۴۱۰۳، ۴۴۱۰۴، ۴۴۱۰۵، ۴۴۱۰۶، ۴۴۱۰۷، ۴۴۱۰۸، ۴۴۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰، ۴۴۱۰۱۱، ۴۴۱۰۱۲، ۴۴۱۰۱۳، ۴۴۱۰۱۴، ۴۴۱۰۱۵، ۴۴۱۰۱۶، ۴۴۱۰۱۷، ۴۴۱۰۱۸، ۴۴۱۰۱۹، ۴۴۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰، ۴۴۱۰۱۰۱۱، ۴۴۱۰۱۰۱۲، ۴۴۱۰۱۰۱۳، ۴۴۱۰۱۰۱۴، ۴۴۱۰۱۰۱۵، ۴۴۱۰۱۰۱۶، ۴۴۱۰۱۰۱۷، ۴۴۱۰۱۰۱۸، ۴۴۱۰۱۰۱۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۳، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۴، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۵، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۶، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۷، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۸، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۹، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۰، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۲، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱۰۱، ۴۴۱۰۱۰۱۰۱۰۱

کا اتفاق ہے کہ نکاح تو ہو گیا تھا مگر جب تک سکینہ ان کے ساتھ رہنے کے لئے مرہ بپور تھیں ان کا انتقال ہو چکا تھا جبکہ ابن عساکر کا بیان ہے کہ اصلیح کے یہاں سکینہ ہاشمی حسینی کافی دنوں تک تھیں وہ اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوتی تھی یہاں تک کہ اصلیح اموی کا ۷۴ھ میں اپنے والد عبد العزیز بن مردان اموی سے صرف بیش دن پہلے انتقال ہو گیا تھا۔ ابن عساکر کی روایت زیادہ صلحیح معلوم ہوتی ہے۔ اصلیح اموی کے انتقال کے کچھ دلائل بعد سکینہ صینی کی پانچ سو شادی حضرت عثمان بن عفان کے پوتے زید بن عمر و بن عثمان بن عفان اموی سے ہوتی تھی۔ افادی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سکینہ صینی کافی مدت تک زید بن عمر و بن عثمان بن عفان اموی کے گھر میں رہیں کیونکہ ابوالفرح اصحابہ اُنی کا بیان ہے کہ کسی بات پر زید سکینہ سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے اور غالباً وہ ان کو منا کر لے آئی تھیں۔ اصلیح اموی سے ان کی شادی کے معاملہ میں جس طرح کی الحجۃ نظر آتی ہے اسی طرح زید بن عمر و اموی سے ان کے رشتہ ازدواج پر روایات مختلف ہیں۔ بلاذری کا بیان ہے کہ زید نے سکینہ سے شادی توکر لی تھی مگر خلیفہ وقت سلیمان بن عبد الملک کے حکم سے ان کو جلدی طلاق دیلی ہی کیونکہ خلیفہ کا خال بھاک سکینہ سے شادی بدشکونی ہے اور ان کے شوہر جلد مر جاتے ہیں۔ دوسری طرف زبیری کا بیان ہے کہ سکینہ تا حیات شوہر زید بن عمر و بن عثمان کے گھر میں رہی تھیں اور ان کی دفات کے بعد ان کی دارت ہوتی تھیں۔ اور یہی روایت

لہ زبیری ص ۵۹، ابن سعد ششم ص ۲۵، جمیرہ ص ۹۶، لہ ابن عساکر سوم ص ۸۳، کے مطابق اصلیح اموی کی سکینہ صینی سے نسل چلی تھی۔ نیز اعلام ادل ص ۳۲۶
کے کتاب المجر ص ۲۸، زبیری ص ۵۹، ابن سعد ششم ص ۵۶م۔
لہ ابوالفرح اصحابہ اُنی، کتاب الاغانی، بیروت ۱۹۵۵ء، سوم ص ۲۲۲۔

لہ بلاذری پنجم ص ۱۱۲، المعارف ص ۲۰۱، ۲۱۳۔
لہ زبیری ص ۹۳، اور ۱۲۰،

زیادہ صحیح ہے کیونکہ محمد بن حبیب بغدادی سمجھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سکینہ زید اموی کے ساتھ اپنے شوہروں میں سب سے زیادہ رہیں کیونکہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے چھٹے اور اب تک محلوم آخری شوہر ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف زہری سے ان کا نکاح ہی ہوا تھا اور اس کی نکیل نہیں ہوتی تھی کہ خلیفہ وقت ہشام بن عبد الملک نے ۷۵۱ء میں دارالخلافہ کی ترتیب میں مورثین میں چاہے جتنا احلاف ہوئے مسلمہ حقیقت ہے کہ ان کی دو سادیاں بعد درگرے دو امویوں سے ہوئیں۔ ایک شماں خالوادہ سے اور دوسری مردانی خاندان سے جو حکام خاندان بھی تھا۔ اور اس اعتبار سے ان کی تمام شادیوں کی عام طور سے اور امویوں سے شادیوں کی خاص طور سے ایک اپنی سماجی و معاشرتی اہمیت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا جو ظاہر ہے کہ اس سے بننا شتم اور بنوا میہر کے تعلقات میں اور قربت ہوئی ہو گی۔

حضرت حسین شہید کی دوسری صاحبزادی فاطمہ بنت حسین کی پہلی شادی ان کے چھاڑا بھائی بن حسن بن علی بن ابی طالب ہاشمی سے بڑے رد مالی انداز میں القبول زیریں ہوتی تھی۔ جن سے

کتاب المجر ص ۳۸۳ء، نہ زیری ص ۵۹ کتاب المجر ص ۳۸۳ء کے ابن سعد مشتم ص ۵۷۴ء، طبری ص ۱۰۷، اکمال پنجہ ص ۱۹۵، نیز لاحظہ ہر ابن ایاس ازدی، تاریخ الموصل مرتبہ علی حبیبہ فاہرہ مکتبہ علی ص ۳۸، جن کا بیان ہے کہ اسی برس فاطمہ بنت علی اور ابو جعفر محمد بن علی بن حسین کی وفات بھی اور مذکور الذکر کی عمر اس وقت ۳۷ برسی کی تھی نیز لاحظہ ہر اعلام سوم ص ۱۶۱۔

بیہری ص ۱۵، بیان کرتے ہیں کہ جب حسن بن حسن حسینی نے حضرت حسین بن علی کو پیغام بیا تو نے فرمایا: بستیجے! مجھے تم سے بھی امید لگی ہوتی تھی۔ میرے ساتھ آؤ وہ ان کو اپنے گھر لے گئے شاد و نلوں بیٹیں فاطمہ اور سکینہ میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کو کہا۔ دفعہ ص آئندہ پر

چار اولادیں ہوئیں۔ پھر ان کی دوسری شادی حضرت عثمان بن عفان کے ایک پوتے عبد اللہ بن عثمان بن عفان اموری سے ہوئی تھی اور ان سے کئی اولادیں ہوئیں جن میں سے کم از کم روکی نسل بھی چلی۔ زبیری نے فاطمہ کی عبد اللہ بن عثمانی اموری سے دوسری شادی کا واقعہ اور بھی زیادہ رومانی انداز سے بیان کیا ہے۔ یہ واقعہ سخت طور سے بیان کرنے کے قابل ہے کیونکہ اس سے ایک محبت کرنے والے شوہر کی لوقت مرگ حسرتوں کا شمار ہی پادنہیں آتا بلکہ اس زمانے کی سماجی فضای معاشرتی ماحول اور تمدنی اقدار کا حساب بھی رکھا جاسکتا ہے۔ زبیری کہتے ہیں کہ جب فاطمہ بنت حسین کے پہلے شوہر حسن بن حسنی کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے فاطمہ سے کہا کہ تم خوبصورت اور پسندیدہ عورت ہو۔ مجھے خدشہ ہے کہ جب میراجنازہ جا رہا ہو ٹھاٹ عبد اللہ بن عمر و عثمانی (جو اپنے صن و جمال

لبقیہ صن نہ شدہ کا۔ حسن نے فاطمہ کو پسند کر لیا اور حضرت حسین نے ان سے ان کو بیاہ دیا۔ نیز ملاحظہ ہو آغازی جلد ۸ ص ۳۰، مخالف الطالبین ص ۱۸۰۔

لہ زبیری ص ۱۱۳۔ کے بیان کے مطابق یعنی بیٹے عبد اللہ بن حسن حسن اور ابراہیم بن حسن ہوئے جو عبد اللہ بن عمر و عثمانی اموری کے تین اولادوں محدث، قاسم اور رقیدہ کے ماں جائے بھائی بھیں تھے۔ مگر ابن سود، مشتم ص ۲۷۴ اور المخارف ص ۱۵۹ کے مطابق حسن بن حسن حسنی کے فاطمہ بنت حسین سے چار اولادیں ہوئیں تھیں اور چوتھی ایک صاحزادی تھیں جن کا نام زرب تھا۔

لہ زبیری ص ۱۱۳، ۱۵۹، ۵۱۰ اور ۵۲ کے مطابق تین اولادیں ہوئیں جن کا ذکر اور حوالہ م ۲ میں آچکا۔ قاسم بن عبد اللہ بن عثمانی کی اولاد نہیں ہوئی مگر باقی دلوں کی نسل چلی۔ محمد اصغر جو اپنے حسن کے سبب درباج کے لقب سے مشہور تھے۔ حسنی خاندان کے ایک فرد کے خسر بننے تھے۔ رقیدہ عثمانی کی شادی ہشام بن عبد الملک خلیفہ اموری سے ہوئی تھی مگر ایک دختر کی ولادت کے دوران رقیدہ کی وفات ہوئی، ملاحظہ ہر زبیری ص ۱۱۵ این سعد مشتم ص ۲۷۴، ۲۵، ۶۵، ۷۰،

کے سبب المطوف کہے جاتے تھے، اپنے بھتیز اباں میں بس اور اپنے حسن کی جلوہ سامانوں کے ساتھ گھوڑے پر سوار لوگوں کے انبوہ کے پسے چل رہے ہوں گے وہ تمہارے سامنے پریس گے تو تم چاہے جس کسی سے شادی کرنا مگر ان سے زکر نام مجھے اپنے بعد دنیا میں تمہارے سوا اور کسی کی کوئی غل نہیں۔ فاطمہ نے اپنے قرب مرنگ شوہر کو حلفیہ اٹھیاں دلایا کہ وہ عبد اللہ بن عمر عثمانی سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کریں گی۔ بعد وفات حب حسن حسنی کا جنازہ ایضاً عبد اللہ بن عمر و عثمانی اسی حال دل ربا میں ملے۔ جس کا ذکر حسن مرحوم نے اپنے لبست مگر پر کیا تھا۔ ان کی نگاہ فاطمہ کے ننگے سردار کھلکھل جھرہ پر پڑی جو مامُم کر کے چھرہ پیٹ رہی تھیں۔ تو انہوں نے فاطمہ سے کہلا بھیجا مجھے تمہارے چھرہ پر رحم آ رہا ہے تم بھی اس پر رحم کرو، فاطمہ نے ہاتھ پھوڑ دیئے اور چھرہ دھانک لیا۔ خدت گذر جانے پر عبد اللہ المطوف عثمانی نے فاطمہ کو سینعام یا تو انہوں نے اپنی مرحوم شوہر سے کی گئی قسم کا ذکر کر کے عذر کیا۔ عبد اللہ عثمانی نے حلف کا کفارہ ادا کر دیا اور فاطمہ نے ان سے شادی کر لی، یہ رشۂ ازدواج نئے نئے میں ہوا تھا کیونکہ اس سبزے میں حسن حسنی نے وفات پائی تھی۔ مودعین کا بیان ہے کہ عبد اللہ عثمانی سے شادی کے مسئلہ پر فاطمہ حسینی کے بھائیوں اور عزمزادوں نے زبردست مخالفت کی تھی مگر انہوں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور اپنے سیئے عبد اللہ بن حسن حسنی سے جواب لئے ہو چکے تھے ولی فرائض اور شادی کے لوازم ادا کر دیئے۔ قرآن تھی کہنے ہیں کہ اس وقت تک فاطمہ بنت حسین حسینی کی عمر کافی ہو یعنی ۴۰ سالاً

لے رہی ہیں ص ۵۲، ۵۱۔ ۳۳۰ اعلام دو ص ۲۰۱۔ یہ ولید بن عبد الملک مردالی اموی کے عہد خلافت کا واقعہ ہے۔ ابن سعد ششم ص ۲۴۸م، بلاذری پنجم ص ۱۰۹۔ ابن ایا اسی ازدی ص ۱۸۰، نیز ملاحظہ ہدابواعشن غلبی المسعودی کتاب التنبیہ والاشراف، مرتبہ عبد اللہ اسماعیل عساوی قاهرہ ۱۹۷۶ ص ۲۵۲، زبیری ص ۵۲ کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن حسن کہا کرتے تھے۔ مجھے عبد اللہ بن عمر و سے زیادہ کسی سے لغفہ نہیں مگر ان کے بیٹے محمد سے زیادہ کوئی غزیر نہیں۔

چالیس سے اوپر سی ہو گئی۔ یہ رشیہ بہر کیف اموی خلیفہ نریڈ بن عبد الملک (عبد خلافت
سنة ١٩ تا ٢٥ھ) کے عہد تک غالباً قائم رہا تھا کیونکہ ابن سعد کی ایک اور روایت
سے معلوم ہوتا ہے کہ نریڈ بن عبد الملک کے زمانہ میں پھر بیوہ ہو گئی تھیں اور مدینہ کے گورنر عبد الرحمن
بن صالح فہری نے ان کو شادی کا پیغام دیا تھا۔ جسے انہوں نے شکرانہ دیا تھا عبد الرحمن نے اس
سلسلہ میں زور زبردستی سے کام لینا چاہا تو خلیفہ وقت نے نہ صرف داخلت کی بلکہ اپنے گورنر کو اپنی
ایک حسینی عزیز بنتی خاطر پڑی عبرت ناک سزادی تھی جو ہماری کسی اور گفتگو کا موضوع ہو گا۔

موسوعہ فهارس مجلات علمیہ

لہ زبیری کا بیان ہے کہ فاطمہ کی شادی ان کے والد ختم حضرت حسین نے کی تھی تو اگر یہ تسلیم کرنا
جائے کہ انہوں نے یہ عقد اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام (سنة ٣٨ھ) میں کیا تھا تو اس کا مطلب
یہ ہو گا کہ وہ حضرت حسن کے ساتھ لگ بھگ تین برس رہی تھیں اور یہی شادی کے وقت ان
کی عمر تھی دس سال بھی ماں لی جائے تو وہ چالیس سال کی رہی ہوں گی اپنی دوسری شادی کے
وقت۔ پھر یہ امر کسان کے بیٹے عبداللہ بن حسن ان کے والی بنت تھے اس کا مزید ثبوت ہے کہ وہ کافی
عمر دراز ہو گئی تھیں۔ ۳۔ ابن سعد مشتمص بھے ہے۔